ناپاک زمین خشک ہوگئی، پھر اس سے لگنے والا پانی پاک ہوگیا یا ناپاک؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2280

تاریخ اجراء: 28ذوالقعدۃالحرام1443ھ /28جون2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نجس زمین خشک ہو جائے، تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ تیمم کے حق میں ناپاک ہے کہ اس سے تیمم نہیں ہو سکتا۔ سوال یہ ہے کہ جب اس زمین کو تیمم کے لیے دھویا جائے گا، تو اس زمین سے لگنے والے پانی کا کیا حکم ہو گا؟ نماز والی صورت کا اعتبار کرتے ہوئے پاک تصور ہو گا یا تیمم والی صورت کا اعتبار کرتے ہوئے ناپاک شمار ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ پانی پاک ہی رہے گا، ناپاک نہیں ہو گا۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ زمین کے ناپاک ہونے سے پہلے دو وَصف تھے: (1) طاہِر (یعنی زمین پاک تھی)۔ (2) مُطَہِّر (یعنی پاک کرنے والی بھی تھی)۔ جب نجاست کی وجہ سے زمین ناپاک ہوئی، تو اس کے یہ دونوں وصف زائل ہوگئے اور پھر جب دھوپ وغیرہ کی وجہ سے خشک ہوئی، تو ان دو وَصفوں میں سے ایک وَصف لوٹ آیا اور وہ ہے طاہر (یعنی زمین کا پاک) ہونا، دوسرا وصف مُطَہِّر (یعنی پاک کرنے والا) ہونا، یہ نہیں لوٹا۔ جس کی وجہ سے یہ زمین نماز کے قابل تو ہوگئی کہ نماز کے لیے جگہ کا پاک ہونا شَرط ہے، پاک کرنے والا ہونا شرط نہیں، لیکن تیمم کے قابل نہیں ہوئی، کیونکہ تیمم کے لیے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ پاک کرنے والی ہونا بھی ضروری ہے۔

اور پھر جب اس کو قابلِ تیمم بنانے کے لیے دھویا گیا، تو اس کے ساتھ پاک پانی لگنے کی وجہ سے اس کا یہ طہارت والا وصف زائل نہیں ہو گا، بلکہ دوسرا (یعنی پاک کرنے والا) وصف بھی حاصل ہو جائے گا۔ جیسا کہ مائے مُستَعمَل کہ اس سے دُگنا مائے مُطلَق شامل کر دیا جائے، تو وہ مائے مستعمل جو پہلے پاک تھا اور جو اس میں پہلے وصف مُطَہِّر (پاک کرنے

والا) نہیں تھا، اب یہ وصف بھی آجائے گا، اسی طرح یہاں بھی یہ زمین پہلے پاک تھی اور پھر جب اس کے ساتھ پاک پانی ملا، تو نہ یہ زمین ناپاک ہوگی اور نہ ہی وہ پانی ناپاک ہو گا، بلکہ اس زمین کا ایک وصف مُطَہِّر (پاک کرنے والا) ہونا، جو مفقود تھا، وہ پھر سے پایا جائے گا اور یہ زمین تیمم کے قابل ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ نجس زمین جب خشک ہونے کے ساتھ پاک ہو جائے، اسے قابلِ تیمم بنانے کے لیے جب دھویا گیا، تو نہ وہ زمین دوبارہ ناپاک ہو گی، نہ ہی اس زمین سے لگنے والا پانی ناپاک ہو گا، بلکہ دونوں پاک ہی رہیں گے۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، رد المحتار، نہر الفائق اور بحر الرائق وغیرہ میں یہی مسئلہ بیان کرنے کے بعد اس کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا: واللفظ للاول ”قولہ: "لا شتراط الطیب نصا" وھو الطھور أي ولم یوجد وذلک لأنھا قبل التنجس کان الثابت لھا وصفین الطاھریۃ والطھوریۃ فلما تنجست زال عنھا الوصفان وبالجفاف ثبت لھا الطاھریۃ وبقي الآخر علی ما کان علیہ من زوالہ فلا یجوز التیمم بھا“ ترجمہ: (اس زمین سے تیمم ناجائز ہے) کیونکہ نص کی وجہ سے تیمم میں زمین کا طیب ہونا شرط ہے اور وہ یہاں نہیں پایا جا رہا، کیونکہ اس زمین کے ناپاک ہونے سے پہلے دو وصف تھے: (1) پاک ہونا۔ (2) پاک کرنے والا ہونا۔ تو جب یہ زمین ناپاک ہوئی، اس کے دونوں وصف زائل ہو گئے اور پھر خشک ہونے کے ساتھ (اس کا ایک وصف) پاک ہونے والا، وہ پایا گیا اور دوسرا وصف (پاک کرنے والا ہونا، جو تیمم کے لیے شرط ہے، وہ) جس حالت پر تھا یعنی مفقود، تو وہ مفقود ہی رہا (وہ نہیں پایا گیا) اس لیے اس سے تیمم جائز نہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس وطھارۃ عینھا، جلد 1، صفحہ 232، مکتبہ غوثیہ، کراچی)

فتاویٰ قاضی خان اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے: واللفظ للاول ”والأرض إذا أصابتھا النجاسۃ فجفت وذھب أثرھا ثم أصابھا الماء بعد ذلک الصحیح أنہ لا یعود نجسا وکذا لو جفت الأرض وذھب أثر النجاسۃ ورش علیھا الماء وجلس علیھا لا بأس بہ“ ترجمہ: زمین جب ناپاک ہو گئی اور پھر خشک ہو کر نجاست کا اثر ختم ہو گیا، پھر اس زمین پر پانی پڑا، تو صحیح یہ ہے کہ دوبارہ ناپاک نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر زمین خشک ہو گئی اور اس نجاست کا اثر ختم ہو گیا اور اس زمین پر پانی چھِڑکا گیا اور کوئی شخص اس زمین پر بیٹھ گیا، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ قاضی، کتاب الطھارۃ، فصل فی النجاسۃ التی تصیب الثوب الخ، جلد 1، صفحہ 31، مطبوعہ کراچی)

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا زمین کے پانی کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اس کے پاک رہنے سے متعلق فرماتے ہیں: ”وأما مسألۃ الأرض قال في المجتبی الصحیح عدم عود النجاسۃ وفي الخلاصۃ بعدما

ذکر أن المختار عدم نجاسة الثوب من المني إذا أصابه الماء بعد الفرک قال و کذا الأرض علی الروایة المشهورۃ۔۔۔ فالحاصل أن التصحیح و الاختیار قد اختلف في کل مسألة منها کما تری **فالأولی اعتبار الطهارة في الکل کما یفیده أصحاب المتون حیث صرحوا بالطهارة في کل و ملاقاة الماء الطاهر للطاهر لا توجب التنجس، وقد اختاره في فتح القدیر** ملخصاً“ترجمہ: بہرحال زمین والے مسئلے میں (کہ خشک ہو کر پاک ہو گئی اور پھر اس پر پانی ڈالا گیا، تو) مجتبیٰ میں کہا: صحیح یہ ہے کہ نجاست واپس نہیں لوٹے گی اور خلاصۃ الفتاویٰ میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ منی سے آلودہ کپڑے کو جب کھرچنے (سے پاک کر لینے) کے بعد پانی لگا، تو مختار قول یہ ہے کہ وہ پھر ناپاک نہیں ہو گا (اس کے بعد خلاصۃ الفتاویٰ میں) کہا: اسی طرح مشہور روایت کے مطابق زمین کا حکم ہے (کہ پانی لگنے سے وہ بھی دوبارہ ناپاک نہیں ہو گی)۔ خلاصہ یہ ہے کہ (جو چیزیں دھونے کے علاوہ کسی اور طریقے سے پاک ہو جاتی ہیں) ان تمام کے پاک ہونے والے مسئلے میں تصحیح اور مختار قول مختلف ہیں، لہٰذا اَولیٰ یہ ہے کہ ان تمام میں طہارت کا ہی اعتبار کیا جائے، جیسا کہ اصحابِ متون کا اسلوب اس چیز کا فائدہ دے رہا ہے کہ اصحابِ متون نے ان تمام چیزوں کے پاک ہونے کی صراحت کی ہے اور پاک پانی جب کسی پاک چیز کو لگے، تو اسے ناپاک کرنے کا سبب نہیں بنتا۔ اسے صاحبِ فتح القدیر نے اختیار کیا ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، التطھیر بالدھن، جلد1، صفحہ393، 394، مطبوعہ کوئٹہ)

ایسے ہی صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”جو چیز سُوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی، اس کے بعد بھیگ گئی، تو ناپاک نہ ہو گی۔“ (بہارِ شریعت، حصہ2، جلد1، صفحہ402، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم